

Obsession in love by Sadaf memon

Posted On Kitab Nagri

WWW.KITABNAGRI.COM



Obsession in love

WRITER:SADAF MEMON

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Obsession in love

Sadaf memon

Episode : 16

دانیہ اب ان لوگوں کے سامنے موجود تھی.. اور اس بات سے باسل کا خون خول رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا اس لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر اس کے پیچھے کتے لگوا کر پورے گاؤں میں دوڑائے اوپر سے کچھ بچا نہیں تو لڑکا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ موجود تھا۔ جو دانیہ کو گھورے جا رہا تھا جبکہ باسل اپنی پتھریلی نظریں اس پر گاڑھے بیٹھا تھا۔ یرسل کو باسل کی نظروں سے خوف آرہا تھا جو اپنے ہونٹ کو بھینچے اُسی کو گھور رہا تھا۔ انکل آپ کو برا نہیں لگے تو میں دانیہ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا ہوں..! کے ہاتھوں سے بچائے گا انجانے میں وہ اپنی بربادی کو بلا گیا تھا۔ نزاکت صاحب نے جمشید علی کی طرف دیکھا کچھ دیر خاموشی کے

Posted On Kitab Nagri

بعد جمشید علی بولے تھے دانیہ یرسل کو باہر لان دکھاؤ یہ وہ موقع تھا جب دانیہ اور یرسل اکیلے میں بات کرنے والے تھے اور یہاں باسل ان کی اکیلے ملنے والی ملاقات کو خراب کرنے لگا تھا۔ وہ بھی نو دو گیارہ ہوا تھا۔ اب کچھ یوں تھا دانیہ یرسل سے تھوڑے فاصلے پر اپنے دوپٹے کو سر پر ٹھیک کئے چل رہی تھی جبکہ باسل ان کے پیچھے چھپ چھپ کر پیچھا کر رہا تھا۔

حور اٹھ کر کیچن میں چل دی دوسری طرف ساحر بھی حور کے پیچھے ہی تھا وہ کیچن میں جاتے ہی پانی کے گلاس کو گٹ سے پی گئی وہ گھبرا رہی تھی ساحر کی نظروں سے ایک یہ واحد وجہ تھی جس کی وجہ سے وہ اٹھ کر کیچن میں آگئی تھی۔ اور ساحر اس کے پیچھے!.. دو نئے کیل کی کہانی شروع ہوئی تھی جبکہ دو خود ٹھکانے نہیں لگے تھے۔ ہائے ان چاروں کا اللہ ہی بھلا ہے!..

براق نے سب سچ بتا دیا تھا.. کیا شاہنواز چودھری کی اس کے پیچھے کوئی سازش ہوگی!.. ایمان نے کاشان کو معاف کر دیا کیا اس کے پیچھے کوئی مجبوری ہوگی!..؟ باسل کی جان کو خطرہ ہے اور اس کی جان ہماری دانیہ میڈم ہے جو خود گھن چکر بنی ہوئی ہے!.. جبکہ ساحر وہی نقاب پوش ہے جس نے حور کو بچایا یہ بات حور کو کھائے جارہی تھی۔

ماضی :-

سامیہ حور کو لائبریری کے ساتھ والی کلاس میں لائی سامیہ بہت سنسان سی کلاس ہے یہاں کوئی بھی نہیں آتا تم مجھے کیوں لے کر آئی ہو ادھر ..؟ دانیہ نے بیزاریت سے پوچھا تھا۔ ایک منٹ تمہیں سب جواب مل جائیں گے مجھے ایک ضروری کام ہے میں تھوڑی دیر میں آئی تم ادھر ہی رہنا یہاں سے کہی جانا نہیں جب تک میں نہیں آتی..! سامیہ اس کو ہدایت دیتی جلدی سے باہر نکلی تھی باہر نکلتے اس نے کلاس کے دروازے کو لاک کیا تھا۔ اور ذیشان کو میسج کیا تھا جس سے وہ تھوڑی دیر بعد وہاں پہنچ گیا تھا۔ اور سامیہ وہاں سے اپنا کام کئے چل دی حور کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا وہ دروازے کی جناب بڑھی تھی دروازے کو کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تبھی اچانک سے دروازہ کھولے ذیشان اندر آیا اس کو دیکھ حور کو انجانے خوف نے گہرا تھا۔ حور نے باہر کے جانب قدم بڑھائے اتنے میں ذیشان اس کے سامنے حائل ہوا تھا اتنی بھی کیا جلدی ہے .. تھوڑی دیر ہمیں بھی وقت دے دیں..! ذیشان شاطرانہ مسکراہٹ لئے بولا تھا۔ ہٹو میرے سامنے سے میرے پاس تم جیسے لوگوں کے لئے وقت نہیں ہے حور یہ کہتی پھر آگے بڑھی تھی جبکہ ذیشان نے اب کی بار اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑے اپنے قریب کیا تھا اور حوس بھری نظروں سے اس کو دیکھنے لگا تھا ابھی

Posted On Kitab Nagri

وہ اس کے چہرے پر لگا نقاب ہٹاتا کہ تھپڑ کی آواز پوری کلاس میں گونجی تھی۔ تم نے مجھے تھپڑ مارا تمہاری اتنی ہمت اب دیکھوں میں کیا کرتا ہوں تمہارے ساتھ اسکا انداز وحشی تھا۔۔۔ سامیہ! وہ زور سے چیخی تھی ذیشان نے اپنے ہاتھ سے حور کا منہ بند کروایا تھا اور طنزیہ ہنسی ہنسا وہ کیا خاک تمہیں بچائے گی جبکہ وہ خود تمہیں سب جانتے بوجھتے یہاں چھوڑ کر گئی ہے۔ حور کی آنکھوں سے بے بسی کی وجہ سے آنسوؤں نکلے تھے۔۔۔ وہ اپنا سر یہاں وہاں ہلانے لگی تھی۔ جبکہ ذیشان کو اس کی معصومیت پر رحم نہیں آ رہا تھا۔ ایک دم اس نے کھینچ کر اس کے چہرے سے نقاب کو علیحدہ کیا تھا۔ ذیشان اس کو دیکھ حیران ہوا تھا۔ حسین! بے ساختہ اسکے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔ تم تو بہت ہی کوئی دبنگ چیز ہو لہجے میں حوس تھی جو آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔ ابھی وہ آگے بڑھتا کہ حور نے اس کے ہاتھ پر زور سے اپنے دانت گاڑھے تھے۔ اور دروازے کی طرف بڑھی تھی۔ وہ دروازے کو کھولنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے ذیشان نے اسکو کمر سے پکڑ کر واپس کھینچا تھا کلاس میں ایک لائٹ تھی جو روشنی کرنے اور نا کرنے کے برابر کر رہی تھی!.. جانے دو مجھے پلینز!.. روتی بلکتی سسکتی حور نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے عزت گواہ نہیں سکتی تھی وہ اپنے ماں باپ کا مان اپنے ساتھ لائی تھی کیا جواب دیتی وہ سب کو اپنے بھائیوں کو!!!۔

Posted On Kitab Nagri

کلاس کی طرف سے گزرتے ساحر نے کلاس سے آتی آواز سے اس طرف اپنے قدم بڑھائے تھے۔ چیخنے چلانے کی آواز پر وہ کالس کے دروازے کو دھاڑ سے کھلے اندر آیا تھا ذیشان اپنی جگہ ساکت سا ہو گیا جبکہ حور اپنے آپ کو ڈھانپنے ساحر کے پیچھے چھپ سی گئی تھی پلیرز مجھے بچائے اس درندہ صفت انسان سے میری عزت وہ بولتے بولتے ساحر کی باہنوں میں جھل گئی تھی۔ ساحر اس کو دیکھے گیا جس کے چہرے کو آج اس نے پہلی بار دیکھا تھا آنسوؤں کے نشان اس کے چہرے پر واضح تھے۔ وہ اس کو پاس سائیڈ ہی پڑی کرسی پر آرام سے بٹھاتے اور اس کے چہرے کو اچھے سے چھپاتے آگے بڑھا تاکہ باہر والے کی نظر حور پر نا پڑھ سکے اور ذیشان کی قدم بڑھ رہے تھے ..! ذیشان نے اپنے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔ ساحر نے آگے بڑھتے زور سے اس کی چہرے پر مکہ جڑا تھا جس سے وہ زمین بوس ہوا تھا اس کے بعد ایک کے بعد ایک وار کو وہ سہتا ادھ مرا ہوا تھا تب بھی ساحر کو رحم نہیں آیا کافی دیر اس کو مار کر خود کو سکون پہنچا کر وہ اس کے پیٹ پر لات مارے دور ہٹا تھا اور حور کے پاس پہنچا تھا۔ اس کو اپنی باہنوں میں اٹھائے وہ یونیورسٹی سے باہر نکلا تھا سب ہی اسکو دیکھ رہے تھے جبکہ ساحر کو لوگوں کی باتیں بنانے سے رتی بھر کا فرق بھی نہیں پڑتا تھا وہ اس کو اٹھائے گاڑی میں آتے ہی حور کو پیچھے لٹاتے خود ڈرائیونگ کرتے گاڑی کو حور کی حویلی کی طرف کر گیا تھا۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد وہ فرنٹ میرر سے حور کو دیکھ رہا تھا جو بے جان سی پیچھے لیٹی ہوئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ایک لمبی مسافت طے کرنے کے بعد وہ حویلی پہنچ ہی گیا تھا جمشید علی سمیت سب گھر میں موجود تھے کیونکہ آج کے دن سب نے باہر جانے کا موڈ بنایا تھا اور یہ فرمائش بھی حور کی ہی تھی۔ سب سے پہلی نظر کاشان کی اُس پر پڑی تھی وہ فوراً سے اس کے پاس پہنچا تھا۔ جب حور کو ساحر کی باہنوں میں دیکھ وہ فکر مند لہجے اور گرجدار آواز میں بولا تھا کیا ہوا ہے میری بہن کو..!! کاشان کا چہرہ غصہ اور ضبط کے مارے لال ہوا تھا کاشان کی آواز سنتے سب ہی حویلی کے دروازے پر موجود تھے آپ سب پہلے مجھے اندر تو آنے دیں میں آپ کو سب کچھ بتاتا ہوں۔۔۔ کاشان نے اس کو اندر آنے کا راستہ دیا تھا وہ حور کو صوفے پر آرام سے لیٹائے رخ موڑے ان سب کو اپنے سامنے کھڑے دیکھ ساری روادار ان کے گوش کر گیا تھا۔۔ ساری بات سنتے ہی کاشان کا پارہ ہائی ہوا تھا کہا ہے وہ غلیظ انسان مجھے ابھی جانا ہے اسکے پاس کاشان نے جنون سی کیفیت میں کہا تھا۔

www.kitabnagri.com

ابھی میں نے اسکو سیدھا کر دیا ہے وہ اب چلنے پھیرنے کے قابل نہیں ساحر نے اس کو تسلی دی تھی۔ لیکن وہ تسلی بھی بے کار گئی تھی کاشان کے غصے کے سامنے...!!!!!! مجھے ابھی جانا ہے تو مطلب ابھی جانا ہے کاشان کے ساتھ ہی باسل بھی ساحر کے ساتھ یونیورسٹی کے لئے نکلا تھا۔ حور کو کچھ دیر بعد ہوش آگیا تھا..! وہ ہر تھوڑی دیر بعد روتے روتے بیہوش ہو جاتی

Posted On Kitab Nagri

اب بھی اس پر پانی کے چھینٹے مارے حور کو اٹھایا تو وہ زور زور سے رونے لگی امی ..!! مجھے دیکھا اس نے مجھے اپنے قریب کیا میں گندی ہوگئی ہوں وہ ... مجھ۔۔ بولتے بولتے اس کے سامنے وہ چہرا آیا جس نے اس کو بچایا تھا۔ امی مجھ.. مجھے ماس.. ماسک انسان وہ وہ بول نہیں پارہی تھی جبکہ عنادل اور کلثوم بیگم سمجھ گئی تھی وہ کس کی بات کر رہی ہے۔ کاشان اور باسل اس لڑکے کے عین سامنے کھڑے تھے واقعے میں ساحر نے اس کی حالت ایسی کر دی تھی جس سے وہ چلنے پھیرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ کاشان نے اپنے گن نکالے ذیشان پر تانی تھی اتنے میں وہاں پولیس پہنچ چکی تھی اس نے پولیس والوں اور باقی سب کو ایک طرف روک دیا اس کے روعبدالر آواز پر کچھ پل کے لئے سارے پولیس کے افسر بھی روک گئے تھے اس کو میں خود ماروں گا اپنے ہاتھوں سے ایک کے بعد ایک گولی اس کے سینے میں ماری تھی جس سے چیختے چلاتے اس کی جان نکلی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پولیس افسر کاشان خان کے آگے کچھ بول نہیں پائے تھے کیونکہ وہ بھی کاشان کو جانتے تھے اور کاشان خان سے پنگا لینا مطلب اپنے کام سے ہاتھ دھو بیٹھنا اور باسل خان بھی کاشان کے غصے کو دیکھ رہا تھا جو چھ گولیاں اس نے ذیشان کے سیدھا سینے میں اتاری اس سے زمین پوری خون سے بھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دیر بعد وہ اس کو یونہی چھوڑے باہر نکلا تھا پوری یونیورسٹی نے ساری کاروائی دیکھی تھی۔ سامیہ تو ڈر کے مارے کپکپا رہی تھی۔ باسل بھائی حور کے دوست کا نام بتائیں مجھے..! باسل نے کاشان کے طرف دیکھ جس کا ارادہ اب بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ ایسے نادیکھیں میں اس کے ساتھ ایسا کچھ نہیں کروں گا لیکن وہ اس کی دوست ہے کچھ تو جانتی ہوگی۔ شاید سامیہ نام تھا کافی دفعہ بتایا تھا حور نے۔ ٹھیک ہے پوری یونی میں کھڑے وہ زور سے بولا تھا ادھر سامیہ نامی لڑکی کون سامیہ کا اپنا نام سنتے جیسے سانس روکا تھا۔ ان کے کلاس کے تقریباً لوگوں کا اشارہ اپنے پیچھے چھپی سامیہ کی طرف تھا وہ سب دور ہٹے تھے جس سے سامیہ ان کے سامنے موجود تھی۔ ابھی کاشان کچھ پوچھتا وہ فوراً بولی تھی مجھے معاف کر دیں میں نے سب جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے ذیشان نے حور کو کلاس میں لانے کا کہا تھا کاشان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ سامیہ اس کی دوست ایسا کچھ کرے گی لیکن یہاں تو اس کے پوچھے بغیر وہ سب کچھ رٹے ہوئے طوطے کے طرح بتا گئی تھی۔ کاشان کا بس نہیں چل رہا تھا ایک اور خون اپنے ہاتھوں کر دے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا اس نے پولیس افسر کو اپنے پاس آنے کا کہا جس سے وہ فوراً اپنا سر جھکائے کاشان کے آگے کھڑا تھا اس کو اندر کرو اور میری بہن کی ہر ازیت کا بدلہ لو اس سے ..!!!! افسر کے اشارے کے بعد لیڈی پولیس نے اس کو اپنے ساتھ لے جاتے گاڑی میں بٹھایا تھا وہ معافی مانگتی رہی لیکن کاشان اس کی کسی بھی بات پر کان دھرے بغیر اپنی حویلی کو نکلا تھا کاشان اور باسل نے ساحر کا

Posted On Kitab Nagri

شکریہ ادا کیا تھا وہ جانتے تھے ساحر کو کیونکہ اس سے پہلے صائم اس دنیا سے کوچ کر گیا تھا لیکن ساحر اپنے بھائی کے خون کے بدلے کسی لڑکی کی عزت لوٹے نہیں دیکھ سکتا تھا یا پھر اپنے عزت جو کہ اس کے نام سے جڑی بھی نہیں تھی لیکن وہ اسے اپنی عزت مانتا تھا۔ حویلی پہنچتے حور کے حالت دیکھ کاشان نے اس کو اپنے سینے سے لگائے کہا تھا تمہارے مجرم کو اپنے ہاتھ سے مار کر آرہا ہوں اور تمہاری دوست کو اندر کروا کر آرہا ہوں حور نے روئی روئی آنکھوں سے کاشان کو دیکھ پھر باسل کو دیکھا جو اس کے دوسری طرف ہی بیٹھا تھا۔ اب نہیں رونا تم نے بھائی مجھے ہاتھ لگایا روتے روتے اس کی ہچکی بندھ گئی تھی۔ اب وہ کسی کو ہاتھ لگانے کے قابل نہیں رہا باسل نے بتایا تھا میرا دل۔ کرتا ہے میں اپنا آپ نوچ ڈالوں اس کے غلیظ ہاتھ حور کے لئے اس کو ہاتھ لگانا بھی کوئی گندگی لگا تھا وہ پاکیزہ لڑکی جس کا چہرہ کبھی گاؤں کے لوگوں نے نہیں دیکھا تھا لیکن ذیشان نے اس کا چہرہ دیکھا نہیں بلکہ اسکو چھوا تھا۔ اس کا ہاتھ پکڑا تھا اس کی کمر کو اپنے گندے ہاتھوں سے تھاما تھا۔ وقت گزرتا گیا اسکی دماغ میں اس کو بچانے والے انسان کی آنکھوں کا عکس گھومتا رہا راتوں کو اس کا ڈر سے اٹھنا سب کے لئے اب فکر مندی کا باعث بننا شروع ہو گیا تھا لیکن اچانک پھر وہ راتوں کو نہیں چینتی تھی اور اس کی وجہ شاید اب اسکو سمجھ آنے لگی تھی۔

حال :-

Posted On Kitab Nagri

کاشان کو کال پر بتا دیا گیا تھا کہ دانیہ کے لئے رشتہ آیا ہے جس کے بارے میں اسنے سب کو کہہ دیا تھا وہ آکر پھر لڑکے کی چھان بین کرے گا جس پر سب نے ہامی بھری تھی اور اس نے ایمان کو بھی بتایا تھا وہ بھی خوش ہوئی تھی۔ اب ایمان کان میں چھوٹے چھوٹے نفیس جھمکے ڈال رہی تھی اور دور کھڑا کاشان اس کو دیکھ رہا تھا۔ ایمان کاشان کی نظروں سے کنفیوز ہوتی آخر بول اٹھی تھی۔ کویں یوں دیکھ رہے ہو کچھ چاہیئے..؟؟ ایمان نے سوالیہ انداز میں پوچھا تھا ہاں چاہیئے اپنی بیوی کا دل کاشان نے اس کے قریب آتے اس کو اپنے حصار میں لئے کہا تھا۔

دل تو دے چکی میں..! ایمان نے معصومیت اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ ہائے پہلے ہی مجھ سے میرا دل نہیں سنبھالا جارہا تمہارے دل کو سنبھالتے ہوئے کہی میں مر ہی نا جاؤ ایمان اس کی بات سنتے تڑپ اٹھی تھی۔

اور اس کے ہونٹ پر اپنے نرم ملائم ہاتھ رکھے اپنا سر نفی میں ہلانے لگی تھی تم اتنی جلدی ڈر کیوں گئی میں کونسا ابھی جارہا ہوں اور ہفتے پہلے تو ایمان بالکل الگ تھی مجھے ایٹ کا جواب پتھر سے دیتی تھی اب کیوں اتنی ڈرپوک سی ہو گئی ہے..؟ کاشان نے کل سے اس کی

Posted On Kitab Nagri

خاموشی بلا وجہ نا لڑنا محسوس کیا تھا۔ پہلے مجھے آپکے خود سے دور جانے کا ڈر نہیں تھا اب لگتا ہے آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے آپ جاننا نہیں چاہیں گے میں رویہ کیسے بدل گیس ..! ایمان نے اپنی جھکی پلکیں اٹھائے آنکھوں میں نمی لئے پوچھا تھا۔ پوچھنا چاہتا تھا لیکن پھر خاموش ہو گیا ..! کاشان نے اس کے آنکھوں میں چلتے سوال کو دیکھ جواب دیا تھا۔ کیوں خاموش ہو گئے ..؟؟ ایک اور سوال ..! کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ تم مجھے سے علیحدگی کی خواہش کرو گی اور اگر تم ایسا کرتی تو ضرور جس دن میں تمہیں تمہارا آزادی کا پروانہ دیتا اس دن ہی میں مرجاتا اور اگر نہیں مرتا تو ہر آئے دن اپنے آپ کو تکلیف پہنچا کر ازیت دے دے کر مارتا کبھی تو جان جاتی میری کاشان نے بغیر لگی لیٹی کئے صاف گوئی اپنائی تھی۔ ایمان اس کے جنون چاہت محبت کو دیکھ کر زور سے اسے سینے سے لگے اس کے گرد اپنا حصار حائل کر گئی تھی کاشان نے بھی اسکو اپنے حصار میں لئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔

www.kitabnagri.com

دانیہ اور یرسل جو اب روکے تھے بس اتنی سے دیر میں باسل نے پاپ کا نل۔ کھولا اور اس کو یرسل پر پھینک دیا چونکہ پانی کا پاپ کیل کی وجہ سے لٹکا ہوا تھا تو اس کا سیدھا نشانہ یرسل پر ہی تھا اللہ میں مر گیا طوفان آگیا یرسل کے بے تکی باتوں پر دانیہ کو بھی ہنسی آئی

Posted On Kitab Nagri

تھی لیکن وہ ضبط کرتے پائپ سے بہتے پانی کو نل۔ سے بند کر گئی تھی اور باسل کو دانیہ کی اس حرکت پر غصہ آیا تھا۔

وہ یہاں کانٹوں پر چل رہا تھا اور وہ میڈم اس کے لئے مزید مشکلیں پیدا کر رہی تھی۔ اب کی بار باسل باہر آیا تھا اور ان کے پاس جاتے ہی بیچ میں بیٹھ گیا تھا۔ یرسل اور دانیہ اس کو دیکھ رہے تھے دانیہ تو اس کی آنکھوں میں سخت تاثرات دیکھ ہی نظریں جھکا گئی تھی جبکہ یرسل اس کو اچھٹی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ ارے آپ کو ایک بات بتاؤ باسل نے سرگوشی نما آواز میں کہا تھا یرسل کو اس کی بات کچھ ضروری لگی اس لئے باسل کی طرف جھکا تھا۔ یہ لڑکی تھوڑی طوطی ہے باسل کے انکشاف پر وہ حیران ہوا تھا جبکہ دانیہ باسل کی بات سنے منہ کھولے باسل کو کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی تھی۔ کیوں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا..؟؟ باسل کا رخ دانیہ کی طرف تھا۔ باسل اس کے ہاتھ پر زور دیتے بولا تھا۔ دانیہ نے فوراً اپنے لب کھولے تھے کچھ کہنے کے لئے اس سے پہلے دانیہ کچھ بولتی باسل بول اٹھا تھا۔ آپ جا کر اس رشتے سے منع کر دے باسل نے رستہ صاف کرنا چاہا تھا۔ لیکن میں منع نہیں کرنا چاہتا یرسل نے باسل کی بات کو کسی خاطر میں نا لاتے جواب دیا تھا جبکہ دانیہ کا چہرہ اپنی ہنسی روکنے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا..

Posted On Kitab Nagri

حور ساحر کو اپنے پیچھے کھڑے دیکھ کیچن سے باہر نکلنے لگی اس سے پہلے ساحر نے حور کا راستہ روکا تھا۔ مجھے دیکھ کر بھاگنا یہ کوئی تمہارا پسندیدہ کام ہے..؟ ساحر نے شریر لہجے میں کہا تھا۔ حور اس کی باتوں کو سرے سے نظر انداز کئے پھر باہر جانے لگی اب کی بار ساحر نے اس کے بازوؤں کو پکڑے شلیف سے لگایا تھا۔ جس سے حور کی کمر میں ٹھیس اٹھی تھی جس کو وہ برداشت کرتی ساحر کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگی تھی۔ آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے مجھے یوں عجیب طریقے سے کیوں گھور رہے تھے باہر..؟؟ حور کے دماغ میں چلتا سوال آخر اس کی زبان پر آ ہی گیا تھا۔ کتنی دفعہ مجھے اپنے پاس محسوس کیا تم نے اور آج تک یہ پتا نہیں لگا پائی تمہارا ہر راستہ مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ہی ختم ہوتا ہے ساحر کی باتوں پر وہ کنفیوز ہوئی تھی کیونکہ اُس کو ساحر کے بات سر سے گزرتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اس بات کا مطلب..؟ حور نے سوال کیا تھا۔..! سوال تو تم نے کرنا ہی ہے پہلی بار باغ میں نکلی تھی تو گرتے ہوئے تمہیں کس نے بچایا تھا۔..؟ ساحر نے سوال کیا تھا۔ حور نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جس میں کئی سوال ناچ رہے تھے۔ مجھے نہیں پتا پر وہ آنکھیں مجھے آپ کی آنکھوں کی جیسی لگتی ہیں حور نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا تھا۔ حور کے صاف گوئی پر ساحر کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے بعد سڑھیاں سے گرتے ہوئے تمہیں کس نے بچایا تھا..؟ ساحر کی باتیں آرام آرام سے حور کو کچھ کچھ سمجھ آرہی تھی۔ اس نے ہی جس نے مجھے باغ میں گرنے سے بچایا تھا۔ تمہیں اپنے پیچھے ہر وقت کوئی محسوس ہوتا تھا جو تمہارا ہر جگہ پیچھا کرتا ہے جو تمہارے آنکھوں میں دماغ پر اس دن سے سوار ہے جب سے اس بند کلاس میں بچاتے ہوئے صرف تم نے اس شخص کے آنکھیں دیکھی تھی۔.. میں نے ٹھیک کہا..؟ ساحر نے تصدیق چاہی تھی۔ حور نے فوراً اپنے سر کو ہاں میں ہلایا تھا لیکن اب وہ کچھ بول نہیں رہی تھی حیرانگی سے اس کی ساری باتیں سن رہی تھی اور حیرت زدہ ساحر کو دیکھے جارہی تھی جس کو سب پتا تھا۔ رات کو نیند سے روز اٹھ کر تم چیختی تھی لیکن اچانک اس شخص کو اپنے قریب محسوس کرتے تمہیں جیسے سکون پہنچا تھا۔ اور تب سے لیکر آج تک تم کبھی نیند میں نہیں چینی..! ساحر نے بنا کسی تاثرات کے ساری بات اس کے گوش کی تھی لیکن آپ کو یہ سب کیسے پتا..؟ حور نے پوچھا تھا کیونکہ وہ کوئی اور نہیں آپ محترمہ کے سامنے کھڑا معصوم سا شخص ہے اس نے سر کو خم دیتے اس کے سر پر جیسے کئی پہاڑ گرائے تھے۔

براق بھی عنادل کی سنگت بہت خوش تھا۔ اس کو اپنی زندگی بہت حسین لگ رہی تھی عنادل کی معصوم معصوم فرمائشیں اس کے نکھرے براق اس کی ساری فرمائش اور نکھرے اٹھا رہا

Posted On Kitab Nagri

تھا۔ جب کے عنادل کو اپنا آپ کسی شہزادی کی طرح معلوم ہو رہا تھا۔ اور براق کا کہنا یہی تھا وہ براق کی شہزادی ہے اس کے دل میں حکومت کرنے والی شہزادی۔

اب بھی وہ پیاری سی پری کی طرح تیار ہوئے اپنے اوپر آخری نظر ڈالے موڑی تھی تبھی اس کا سر سیدھا براق کے سینے سے لگا تھا اپنے سامنے کھڑے اس چھ فٹ کے انسان کو دیکھ منہ بسور گئی تھی اور براق نے زور کا قہقہہ لگایا تھا کیونکہ کل سے آج تک عنادل کئی دفعہ اس کے سینے سے آکر لگ چکی ہے۔ جو اب اپنا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی۔ میرا معصوم سا بچا اس نے عنادل کے گال کھینچے کہا تھا۔ عنادل نے اس کو دور کیا تھا اور غصے میں بولی تھی۔ اتنا بڑا قد کہا سے مل گیا آپکو میں تو کوئی چھوٹی سے چیونٹی لگتی ہوں.. اور میں کوئی آپ کا بچا نہیں ہوں..! اس نے چہرے کے زوایے بگاڑے اپنے دوپٹے کو سر پر لیتے کہا تھا۔ اچھا بچا نہیں ہو..! تو کیا خیال ہے میرے بچے کی اماں براق اسکو پیچھے سے اپنے حصار میں لئے گھمبیر لہجے میں بولا تھا براق کی گرم سانسیں اپنی گردن پر محسوس کرتی عنادل کو اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ بچوں کے آبا زرا دور ہٹیں گے۔ عنادل نے بھی شوقیہ لہجہ اپنایا تھا۔ میں نہیں دور ہٹ رہا..! وہ اس کو اور خود میں بھینچے بولا تھا۔ مجھے اس پارک میں جانا ہے آپ کو یاد ہے نا آپ نے کل کیا کہا تھا۔ عنادل نے نرم لہجے میں پوچھا تھا۔ ہم تو..! براق نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ تو یہ آپ مجھے آج وہاں لے کر جائے گے کتنا پیارا پارک تھا وہ اور مجھے وہاں جانا ہے عنادل ضدی لہجے میں بولی تھی براق کی محبت سے عنادل کے اندر

Posted On Kitab Nagri

کئی تبدیلیاں آئی تھیں اب وہ براق سے ناراض ہوتی تھی اور ضد بھی کرتی تھی تنگ بھی کرتی تھی۔ اور براق خوشی خوشی عنادل کی ہر خواہش کو پورا بھی کرتا تھا۔

ساحر حور کو حیران چھوڑے کیچن سے باہر نکل گیا تھا حور کے وہم و گمان میں بھی نا تھا وہ اس شخص کے اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی اسکو پہچان نہیں سکی تھی جبکہ اس کے چہرے پر اب سکون تھا جو شاید ساحر کے باتوں سے ملا تھا یا پھر یہ جان کر وہ اور کوئی نہیں ان کی حویلی سے ہی تعلق رکھتا ہے لیکن یہ غلط فہمی حور کو کب تک رہنی تھی کیونکہ سکون تو اب اس کا غائب ہونا تھا حور کے جزبات صرف اس شخص کے چہرے کو دیکھنے تک کے لئے محدود نہیں تھے اسکے جزبات جو اس کے چہرے پر پہلے ہی عیاں ہو چکے تھے .. اس جزبات سے وہ خود بے خبر تھی جبکہ ساحر چاہتا تھا حور خود جانے کے اتنی چھوٹی سی بات پر میچین نہیں ہوا جاتا جبکہ وہ اس شخص کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے میچین ہوتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد سب اپنے اپنے حویلی کو چلے گئے تھے اور باسل کے منع کرنے کے باوجود بھی دانیہ کے ہاتھ میں یرسل کے نام کی انگھوٹی پہنا دی گئی تھی شادی دو مہینے بعد رکھی گئی تھی جس پر دانیہ کو بہت غصہ آیا تھا کیونکہ حلیمہ بیگم کا کہنا تھا ابھی شادی کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی۔ جبکہ اس کے برعکس شادی کی تاریخ دو مہینے بعد طے پائی گئی تھی۔ باسل حویلی آتے ہی سیدھا اپنے کمرے میں چل دیا تھا اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں

Posted On Kitab Nagri

زمین بوس کردی تھی اب کمرے میں چھوٹی چھوٹی کانچ کی کرچیاں پڑھیں تھی اور وہ بالکونی میں کھڑا تھا جبکہ اس کی ماتھے پر واضح ہوتی رگیں پھٹنے کے در پر تھی۔ آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

موبائل نکالے اس نے ایک نمبر ملایا تھا۔ کچھ دیر بعد کال اٹھالی گئی تھی۔ کافی دیر وہ اس آدمی کو کچھ سمجھتا رہا اس کے بعد باسل نے فوراً سے کال کاٹی تھی۔ جبکہ شیطانی مسکراہٹ کا راج اس کے لبوں پر تھا۔

جاری ہے



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Obsession in love by Sadaf memon

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

